بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ر

یوم جمعتہ المبارک
۱۵ شوال سنہ ۱۳۷۰ ھجری

جلد ۳۹/۵ | ۲۰ وفا ھ ش ۱۳۳۰ | ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۶۷

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخوار حسب ذیل اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

— **سکیسر** (بذریعہ ڈاک) ۱۶ جولائی:- حضور اقدس کو ۱۲ جولائی سے دردِ نقرس کی تکلیف شروع ہے پہلے پاؤں میں تکلیف تھی۔ اب ٹانگ میں بھی درد شروع ہو گئی ہے۔

— **نوشہرہ** (برقیہ) ۱۸ جولائی۔ حضور اقدس کو ٹانگ اور گھٹنے میں دردِ نقرس کی سخت تکلیف ہے شدت درد کے باعث حضور اقدس ساری رات سو نہ سکے۔

— **نوشہرہ** (برقیہ) ۱۹ جولائی۔ ابھی تک نقرس کی درد میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ درد کے ساتھ حضور اقدس کو ٹمپریچر بھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

— **لاہور** ۱۹ جولائی:- حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ آج صاحبزادہ میاں عبد المنان عمر سلمہٗ کے ہمراہ ربوہ سے لاہور تشریف لائیں۔ آپ کو چار روز سے پیشاب میں خون کافی مقدار میں آ رہا ہے۔ ضعف بہت ہے۔ آپ کو ذیابیطس کا عارضہ بھی مدت سے ہے۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب اس قیمتی اور بابرکت وجود کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے عاجلہ کاملہ سے نوازے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامدِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) میرے دل میں ایک سردار کی ثنا جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا (۲) جس کی جان یارِ ازل (خدا تعالیٰ) کی عاشق ہے۔ اور جس کی روح اس دلبر سے وصل رکھتی ہے (۳) جس کی خدا تعالیٰ کی عنایتوں نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور بچے کی طرح اپنی گود میں پالا (۴) جو نیکی اور بخشش میں ایک بڑا سمندر ہے۔ اور لطف کامل میں یکتا موتی کی طرح ہے۔ (جس کی نظیر نہ ہو)

(از انجام آتھم)

اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر اور حکومت پاکستان میں مسئلہ کشمیر پر باقاعدہ بات چیت شروع ہو گئی

کراچی ۱۹ جولائی:- آج تیسرے پہر اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم اور حکومت پاکستان میں مسئلہ کشمیر پر باقاعدہ بات چیت شروع ہو گئی جب کہ آج تیسرے پہر ڈاکٹر گراہم نے وزیر خارجہ پاکستان اور وزیر امور کشمیر مسٹر گورمانی سے مل کر بات چیت کی ابتدا کی۔ آپ کے ہمراہ آپ کے فوجی مشیر اور پرسنل سیکرٹری بھی تھے پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور وزارت امور کشمیر کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر محمد ایوب نے بھی بات چیت میں حصہ لیا۔ اس ملاقات میں مسئلہ کشمیر کے پس منظر پر بات چیت ہوئی۔ ہفتہ کو دوبارہ بات چیت ہوئی۔ آپ کے اخباری مشیر نے آج اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ یہ رسمی بات چیت حکومت پاکستان سے ۲۳ جولائی تک جاری رہیگی۔ اس کے بعد ڈاکٹر گراہم اور ہندوستان سے بات چیت کیلئے نئی دہلی جائیں گے۔ اخباری مشیر نے بتایا۔ کہ ڈاکٹر گراہم نے اب تک سلامتی کونسل کو کوئی عبوری رپورٹ نہیں بھیجی

مفتی اعظم کا بیان

کراچی:- مفتی اعظم فلسطین الحاج سید امین الحسینی نے وزیر اعظم پاکستان کو ایک تار بھیجا ہے جس میں آپ نے ساری دنیائے اسلام کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ ساری دنیائے اسلام کا فرض ہے۔ کہ اس مرحلہ پر پاکستان اور کشمیر کی مدد کرے۔

آپ نے تار میں لکھا ہے۔ کہ پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے انکشاف سے ساری دنیائے اسلام کو سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور سارے عالم اسلام کے رہنماؤں نے غور و فکر کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ شدید خطرے کا کس طرح مقابلہ کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اب دنیائے مسلمان فلسطین و حیدرآباد کا معاملہ دہرانے نہ دیں گے

وزرائے اعظم کی کانفرنس

کراچی ۱۹ جولائی:- پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے وزیر اعظم پاکستان نے تمام صوبوں کے وزرائے اعظم ایک کانفرنس بلائی ہے۔ یہ کانفرنس کراچی میں ہفتے کو ہو گی۔

معلوم ہوا ہے کہ خان لیاقت کے تار کا جو جواب پنڈت نہرو نے بھیجا ہے۔ اس کا جواب میں حکومت پاکستان کا جواب الجواب آج رات ہندوستان کو بھیج دیا جائے گا۔

نیویارک ۱۹ جولائی۔ نیویارک ٹائمز کے ایک سیاسی ترجمان نے پنڈت نہرو کی پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجیں بھیجنے کے جواب کو طفلانہ حرکت سے تعبیر کیا ہے کہ یہ نقل و حرکت محض اپنی سرحدوں کے تحفظ کے سلسلے میں ہے۔

ممتاز شہریوں اور لیگی کارکنوں کا اجتماع

لاہور ۱۹ جولائی:- آج شام صوفی عبد الحمید صدر پنجاب مسلم لیگ کی زیر صدارت یونیورسٹی ہال میں لاہور کے ممتاز شہریوں اور مسلم لیگی کارکنوں کا ایک اہم جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سرحدات پاکستان کے قریب ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پیدا شدہ صورت حال پر غور و خوض کیا گیا۔ جلسے میں عوام کو شہری دفاع کی تربیت دینے بلیک مارکیٹ روکنے اور دیگر ضروری انتظامات کرنے کے سلسلے میں اہم فیصلے کئے گئے۔ وزیر تعلیم آنریبل سردار عبد الحمید دستی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے متحدہ متفق ہو کر سراپا عمل ہو جانے کی تلقین فرمائی۔ اور علی الخصوص ان اہم ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی جو اس ضمن میں عوام پر عائد ہوتی ہیں۔ (اسٹاف رپورٹر)

مسلمان مہاجرین کی آمد میں اضافہ

ڈھاکہ ۱۹ جولائی:- گذشتہ چار دنوں میں مشرقی پاکستان میں ہجرت کر کے آنے والے مسلمان مہاجرین کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ اس بے چینی کو بتایا گیا ہے۔ جو مغربی بنگال میں اقلیتوں سے نارو اسلوک اور پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پیدا شدہ صورت حال سے پھیل گئی ہے۔ دو رشنہ اور بناپول سے میسر آمدہ اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ مسلمان مہاجرین کی تعداد میں روزانہ ۹۰۰ کا اضافہ ہو رہا ہے۔

مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے انخلا کی تردید

کراچی ۱۹ جولائی:- پاکستان کی وزارت خارجہ و دولت مشترکہ نے ہندوستان کی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ جس میں ہندوستان کے ان الزامات کے اعداد و شمار و دیگر تردید کی گئی ہے۔ کہ مشرقی بنگال سے ہندو بڑی تعداد میں مغربی بنگال جا رہے ہیں۔ پنڈت نہرو نے جو جواب سرحدات پاکستان پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے بارے میں خان لیاقت کے تار کا دیا تھا۔ وہ بھی سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل اور اس کے صدر کو بھیج دیا گیا ہے،

کیسانگ کی بات چیت میں پھر تعطل

ٹوکیو ۱۹ جولائی۔ خبر آئی ہے۔ کہ کیسانگ میں عارضی صلح کی جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اس میں پھر تعطل پیدا ہو گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے فوجی امور کے سوا کسی اور معاملے پر گفتگو سے کاملاً انکار کر دیا ہے۔ اس انکار کی ضرورت جب پیش آئی۔ جب پھر دوبارہ کمیونسٹوں نے صلح کی بات چیت کو مکمل کرنے کے لئے یہ مطالبہ کیا کہ کوریا سے تمام ہوائی فوجیں نکال لی جائیں

گرل گائیڈز نے خدمات پیش کر دیں

لاہور ۱۹ جولائی۔ پاکستان گرل گائیڈز کی چیف کمشنر بیگم جی۔ اے۔ خان نے خان لیاقت کو ایک تار میں۔ قوم پر اس نازک وقت کے پیش نظر ۹۰۰۰ گرل گائیڈز کی خدمات۔ اے۔ آر۔ پی۔ ہوم نرسنگ اور فرسٹ ایڈ کے لئے پیش کی ہیں۔

مصر کو روس اور یوگوسلاویہ کی یقین دہانی

ہم تمہاری مدد کریں گے

قاہرہ ۱۹ جولائی۔ خبر ملی ہے۔ کہ روس اور یوگوسلاویہ نے مصر کو یقین دلایا ہے کہ اگر اسرائیل کو جانے والے جہازوں وغیرہ کی تلاشی لینے کے سلسلے میں سلامتی کونسل میں سوال اٹھایا گیا۔ تو روس اور یوگوسلاویہ مصر کی موقف کی حمایت کریں گے۔ سکندریہ سے ایک ایجنسی کی اطلاع کے مطابق یہ یقین ماسکو اور بلغراد سے مصری وزیر خارجہ صلاح الدین بے کو دلایا گیا ہے۔

— قاہرہ ۱۹ جولائی:- آج یہاں برطانیہ سفیر اور وزیر خارجہ میں ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کے متعلق بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

— **کراچی** ۱۹ جولائی:- ہندوستان کے وزیر تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد آج نئی دہلی روانہ ہو گئے آج صبح آپ قائد اعظم کے مزار پر فاتحہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کل صبح طہران سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے تھے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس ہال روڈ لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

دو مبلغین سلسلہ کے نکاح کی تقریب پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

چوہدری شکر الٰہی صاحب اور میاں عبدالحی صاحب کا نکاح بشریٰ سعیدہ صاحبہ اور امۃ العزیز صاحبہ بنت ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶ جون کو دس بجے صبح اپنے دفتر میں پڑھایا۔ حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ درج ذیل ہے۔

★ ——— (خاکسار مشتاق احمد باجوہ وکیل التبشیر ربوہ) ——— ★

یہ دو نکاح جن کے اعلان کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں، دونو ہی مبلغین کے نکاح ہیں۔ میری صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ تفصیل سے کچھ بیان کروں۔ لیکن یہ نکاح ایسے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر کچھ کہوں۔

ایک نکاح چوہدری شکر الٰہی صاحب کا سعیدہ بشریٰ صاحبہ کے ساتھ قرار پایا ہے۔ جو پہلی امریکن سفید فام لوگوں میں سے ہیں۔ اس سے پہلے بھی شاید کوئی اور سفید فام امریکن احمدی ہوا ہو جو ...... لیکن اس لڑکی کو بعض اہمیتیں حاصل ہیں۔ جو ان لوگوں کے علاقوں کو بھی حاصل نہیں۔ جو اسلامی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں یا اسلامی تعلیم سے وابستہ ہیں سعیدہ کے اسلام لانے پر اس کے والدین اس سے خوش نہیں۔ ان کو گذارہ کے لئے تو کوئی دقت نہیں تھی۔ کیونکہ یورپ اور امریکہ میں لڑکے لڑکیاں جوان ہوتے ہی اپنا بوجھ خود سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگوں کی طرح نہیں کہ جونک کی طرح ماں باپ کے ساتھ آخری عمر تک چمٹے رہتے ہیں۔ وہاں پر یہ حال ہے کہ جہاں بچہ نیم بالغ ہوا روزی کا سوال اس کے سامنے آجاتا ہے۔ سو جہاں تک گذارے کا سوال تھا۔ وہ تو ایسا مشکل نہ تھا۔ البتہ چونکہ رہائش وہ اپنے ماں باپ کے پاس رکھتی تھیں اور اب بھی رکھتی ہیں اسلئے مختلف اوقات پر مختلف قسم کی عیب جوئیاں اور طعنے برداشت کرنے پڑے۔

ان کے تعصب کا یہ حال تھا کہ ان کے کسی رشتہ دار کو ذیابیطس کی شکایت تھی اور چوہدری صاحب کو بھی چونکہ یہ شکایت ہے تو سعیدہ نے چوہدری صاحب سے کہا کہ اس ڈاکٹر کے پاس اس عزیز کے بارہ میں سفارش کر دے۔ جو چوہدری صاحب نے قبول کرلی۔ لیکن اس عزیز سے جب اس سفارش کا ذکر کیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ وہ ایک مسلمان کی سفارش قبول کرنے کے لئے تیار نہیں جس وقت سے وہ مسلمان ہوئی ہیں۔ برابر تبلیغ میں لگی رہتی ہیں۔ ٹریکٹ لکھتی ہیں تقسیم کراتی ہیں۔ غرض ابتداء سے ہی انہوں نے بہت جوش سے کام کیا ہے۔ قریب عرصہ میں انہوں نے وقف بھی کردیا اور یہاں آنے کی تیاری بھی کرلی۔ لیکن میں نے انہیں روک دیا۔ کیونکہ ہمارے پاس عملہ نہیں ہے۔ جو انہیں تربیت دے سکے۔

اس کے ساتھ ہی میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مسلمان عورت کی ایک مسلمان مرد سے ہی شادی ہونی چاہیئے اور میں نے انہیں یہ تحریک کی تو انہوں نے اسے قبول کرلیا اور یہ نکاح چوہدری شکر الٰہی صاحب سے قرار پایا

دوسرا نکاح میاں عبدالحی صاحب کا امۃ العزیز صاحبہ بنت ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب سے ہے ڈاکٹر صاحب کی آمد کا معتدبہ حصہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے ہی صرف ہوتا ہے۔ عبدالحی صاحب واقف زندگی ہیں اور مبلغ ہیں۔ ان کو بچپن میں ان کے والد نے وقف کیا تھا۔ پہلے ان کو ملایا میں مقرر کیا گیا۔ اور آج کل وہ جزیرہ بالی میں کام کر رہے ہیں۔

انتخاب عہدہ داران جماعت مقامی کے متعلق ضروری ہدایت

حسب قواعد وضوابط انصار اللہ قاعدہ ۸ الف۔ جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ بلحاظ اپنی عمر کے مجلس انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اسلئے جو عہدہ داران جماعت مقامی انتخاب میں آئیں۔ اسکے ساتھ زعیم مجلس انصار اللہ و زعیم خدام الاحمدیہ کی تصدیق ساتھ آنی چاہیئے کہ جو عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔ وہ بلحاظ اپنی اپنی عمر کے ان مجالس کے باقاعدہ ممبر ہیں

۲۔ جن جماعتوں میں ان مجالس کے عدم قیام کی وجہ سے عہدہ دار جماعت مقامی ان مجالس کے ممبر نہیں بن سکے۔ وہاں کی جماعت کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ آخر جولائی ۱۹۵۱ء تک حسب قواعد وضوابط۔ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مجالس قائم کریں۔ اور عہدہ داران جماعت مقامی باقاعدہ ان کے ممبر بن جائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

ضروری اعلان

نظارت دعوۃ و تبلیغ میں مبلغین کی چند ایک آسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔ خواہشمند درست اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں ۲ جلد بھیجدیں۔ درخواست میں اپنی تعلیم۔ عمر اور سابقہ تجربہ بھی تحریر کیا جائے (ناظر دعوۃ تبلیغ)

سالانہ اجتماع اور علمی مقابلے

مجالس اس کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں

جیسا کہ مجالس کو بذریعہ اخبار الفضل علم ہوچکا ہے۔ ہمارا گیارھواں سالانہ اجتماع ماہ اکتوبر ۱۹۵۱ء کے وسط میں ہورہا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ جماعت میں اچھے مقرر اور اچھے مضمون نگار پیدا کرے۔ اس کے لئے ہر سال علمی مقابلے ہوا کرتے تھے آئندہ کے لئے علمی مقابلوں کے طریق میں تبدیلی کردی گئی ہے۔

جہاں تک تقریری مقابلوں کا تعلق ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مضامین پہلے سے مجالس کو بھجوا دیئے جائیں اور تقریری مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام ان کے متعلق تیاری کرلیں۔ اپنے احباب سے اپنی جماعت کے علماء سے۔ اور ضروری کتب سے مطالعہ کرلیں۔ اور مضمون کے حق میں دلائل جمع کرلیں۔ بے شک اپنے نوٹس تیار کرلیں۔ تقریر کے وقت متعلقہ کتب سے حوالہ جات بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ غرض اپنے مضمون کے حق میں پوری طرح تیار ہوکر آئیں۔ اسکے لئے وقت بھی حسب گنجائش کافی دیا جائے گا۔

تحریری مقابلے کے لئے بھی مضامین پہلے سے مقرر ہوں گے۔ مضمون نگار حضرات اس کی تیاری کریں۔ دوسروں سے مدد لیں۔ نوٹس تیار کریں۔ بے شک مضمون لکھتے وقت متعلقہ کتب سے حوالے نوٹ کریں۔ ہر قسم کی سہولت دی جائے گی۔ مقابلہ صرف یہ ہوگا۔ کہ مضمون لکھکر نہ لایا جائے۔ بلکہ وقت معینہ میں مرکز کی نگرانی میں لکھا جائے۔

اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مقررین اور مضمون نگار اپنے مضامین کی تیاری کریں۔ اور تحقیق کریں۔ اور مضامین کو زوردار بنانے کے لئے دلائل جمع کریں۔ مرکز کی طرف سے مضامین پہلے سے مقرر کرکے مجالس کو اطلاع دی جاچکی ہے۔ مضامین حسب ذیل ہوں گے ——— تقریری مقابلے کے لئے:۔

۱۔ [illegible] ۲۔ خاتم النبیین ص
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر کیا کیا ۴۔ ملائکہ
۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ ۶۔ اشتراکیت

تحریری مقابلے کے لئے:۔

۱۔ رحمۃ للعالمین۔ ۲۔ قرآن کریم معجزانہ کلام ہے۔ ۳۔ دعا۔ ۴۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ ۵۔ کشمیر پاکستان کا لازمی حصہ ہے۔ ۶۔ ہماری ہجرت۔ ۷۔ دوستوں کی مجلس کا اثر انسان پر۔ ۸۔ اسلام کا اقتصادی نظام

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم ارشاد

چاہئے وہ تمام لوگ جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہیں۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ سچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہوچکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ (کشتی نوح) (ناظر بیت المال)

نظریاتی جنگ

نظریاتی جنگ ہی وہ جنگ ہے۔ جو بغیر ہتھیاروں کے لڑی جاسکتی ہے اور اس جنگ میں وہ مریض بھی جو چارپائی پر پڑا زندگی اور موت کی جنگ کا نظارہ دیکھ رہا ہو۔ بخوبی اس میں حصہ لے سکتا ہے اس زمانہ میں نظریاتی جنگ دنیا کے چاروں کونوں میں لڑی جارہی ہے۔ آپ بھی اس میں شامل ہونے کے لئے اسلام کی صداقت کے دلائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی ضرورت زمانہ حاضرہ کے پیچیدہ مسائل اور ان کا حل اپنے زیر تبلیغ حضرات کے سامنے پیش کیجئے۔ اور اس غرض کے لئے آپ ہم سے سلسلہ کا لٹریچر منگوائیں۔ ہم آپ کی طرف سے ارشاد آنے پر فوراً آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے

——— (انچارج بکڈپو تحریک جدید ربوہ) ———

روزنامہ الفضل لاہور
۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء

تبلیغ کی ریڑھ کی ہڈی

جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام دو حصوں میں منقسم ہے۔ پاکستان کے اندر تبلیغ کی ذمہ واری صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہے۔ پاکستان کے علاقہ سے باہر کے ممالک میں تبلیغ کا کام تحریک جدید کے ذمہ ہے۔

اس تقسیم کی رو سے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغ تیار کرنا اور انہیں بھجوانا تحریک جدید کے فرائض میں سے ہے۔

تحریک جدید کو جاری ہوئے سترہ سال ہو چکے ہیں۔ اس اثنا میں تحریک جدید کے تبلیغی مشن دنیا کے مختلف کونوں میں قائم ہو چکے ہیں۔ ان مشنوں کی تبلیغی سرگرمیاں قارئین کرام کی نظروں سے گزرتی ہوں گی کہ کس طرح ہمارے یہ مجاہد دن رات تبلیغ اسلام کے لئے جہاد میں مصروف رہتے ہیں۔

تحریک جدید کے ۶۶ پاکستانی مبلغین اس وقت بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں مقامی مبلغ ہر ملک میں اس کے علاوہ ہیں۔

کفر و الحاد میں گھرے ہوئے ممالک میں ہمارے مجاہدین کی کوششیں آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پھل لا رہی ہیں۔ مفصل رپورٹیں الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور ہمیں تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ امریکہ جیسے ملک میں جو اقتدار اور طاقت کے نشہ میں مست ہے ایک مخلص جماعت کا قیام اللہ تعالےٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے۔ ایک احمدی بھائی اور ایک احمدی بہن اس براعظم سے اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر چکی ہیں۔ مسٹر رشید احمد جو ایک ہونہار اور مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ آجکل ربوہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ تاکہ واپس جا کر امریکہ کو دین اسلام سکھائیں۔ ہماری بہن بشرےٰ سعیدہ کے متعلق دوست یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ ان کی شادی حال ہی میں ہمارے مبلغ شکر الٰہی کے ساتھ ہوئی۔ آپ بھی واقفۂ زندگی ہیں۔ اور امریکہ کے سفید خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح دوسرے ممالک میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ اثر پیدا ہو رہا ہے

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس قول کے مطابق تحریک جدید کے نتائج نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تحریک جدید ایک کامیاب تبلیغی سکیم ہے۔ آخر کیوں نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ کی طرف سے خدا تعالےٰ کے منشا کے ماتحت جاری کردہ سکیم ہے۔

صرف یہی نہیں کہ تحریک جدید اپنے کام کو وسیع کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے بلکہ بعض نئے ممالک میں مثلاً سیلون اور برما میں اسی سال مشن کھول دیئے جائیں گے مبلغین کا مزید ایک گروہ جامعۃ المبشرین میں تیار کیا جا رہا ہے۔ جو انشاءاللہ عنقریب غیر ممالک کو روانہ کر دیا جائیگا۔

ہمیں یہ معلوم کر کے تعجب ہوا ہے کہ اس سال ۸ ماہ کا عرصہ گزر جانے پر تحریک جدید کے وعدوں کی وصولی صرف ۳۰ فیصدی ہے۔ تحریک جدید کے اس وقت تک کار ہائے نمایاں کا سہرا خدا تعالےٰ کے فضل کے بعد تحریک جدید میں شامل ہونے والے ان مخلصین کے سر پر ہے۔ جنہوں نے سترہ سال میں قربانی سے اس درخت کو سینچا ہے۔ اب جبکہ درخت پھل لانے والا ہے بلکہ کسی حد تک لا چکا ہے باغبان کا اس کی پرورش سے لاپروا ہو جانا ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ غالباً دوست اس خیال میں ہیں۔ کہ چندہ تحریک جدید سال کے آخر پر ادا فرما دیں گے۔ مگر ذرا غور فرمائیں۔ اگر ہر دوست یہی خیال فرمائے۔ تو بیرونی مشنوں کو جو ہر ماہ اخراجات کی ضرورت ہے۔ یا مرکزی دفاتر کو چندہ کے لئے ہر ماہ خرچ کی ضرورت ہے وہ کہاں سے پورا ہو۔ وعدہ کی ادائیگی کے لئے اس بات کا محتاج ہونا کہ بار بار یاد دہانی کرائی جائے مومن کی شان کے شایاں نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مومن کا وعدہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی چیز ہتھیلی میں دے دی جائے۔

جملہ عہدہ داران جماعت سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اس کام کی طرف فوراً توجہ دیں۔ اور جن دوستوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ ان سے جلد وصولی کی کوشش کریں تا ماہوار اخراجات کے چلانے میں دقت پیش نہ آئے۔ اور یہ بھی کوشش کریں کہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو تحریک میں شامل کیا جائے۔ تحریک جدید میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے نئے ارشادات کی روشنی میں ہر وقت ہر فرد کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ نئے شامل ہونے والوں کے لئے وعدہ کرنے کی کوئی آخری تاریخ نہیں ؛

”اقامت دینی اخلاق کا ایک نمونہ“

سہ روزہ ”کوثر“ ۲۱ جولائی ۱۹۵۱ء میں جو بزعم خود ”تحریک اقامت دین کا نقیب و داعی“ ہے۔ پہلے صفحہ پر مودودی صاحب کی اس تقریر کی روئداد شائع ہوئی ہے۔ جو گزشتہ ہفتہ بقول ”کوثر“ سات ہزار (بلا مبالغہ) کے مجمع میں فرمائی گئی۔ اس روئداد میں لکھا گیا ہے کہ

”جلسہ ..... شروع ہوا۔ مدیر کوثر نے تلاوت قرآن پاک فرمائی“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کے خاص دوست قرآن شریف بھی شائد پڑھے ہوئے ہوں ورنہ ہمارا خیال یہی تھا کہ چونکہ مودودی صاحب نے آیات قرآن مجید کے الٹ اور متضاد معنی پر اپنی تحریک کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ اس لئے ان کے دوستوں کو ان کی طرف سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تاکہ ان آیات کو کہیں سیاق و سباق میں پڑھ کر اصل مفہوم سے مطلع نہ ہو جائیں۔ اور انکی لادینی تحریک کا قلعہ ہی مسمار نہ ہو جائے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارا قیاس اب بھی درست ہو۔ اور جس کا نام تلاوت رکھا گیا ہے کچھ اور چیز ہو۔ اور خاصکر مدیر کوثر کے بارے میں تو یہ قیاس اغلب ہے۔ کیونکہ انہوں نے کبھی قرآن مجید پڑھا ہوتا۔ تو ان کو ضرور معلوم ہوتا۔ کہ استہزا کفار اور صرف کفار ہی کا شیوہ ہے۔ مگر جس شخص کو بار بار یہ حقیقت سمجھانے پر بھی قرآن کریم کی اس موٹی بات کا علم نہ ہو سکا ہو۔ اس کا اپنے آپ پر تلاوت قرآن مجید کا اتہام لگانا اپنے آپ پر ظلم کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

مودودی صاحب کے اشتراکی جمع فاشی لادینی نظریہ نے ان لوگوں کو ایسا مخبوط الحواس کر رکھا ہے۔ کہ اب وہ غالب کے اس مصرع کا مصداق بن کر رہ گئے ہیں

دے وہ جسقدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالینگے

چنانچہ ہم نے الفضل ۱۴ جولائی ۱۹۵۱ء میں مودودی صاحب سے ایک استفسار کیا تھا جس کا جواب مدیر کوثر نے اپنے اقامت دینی اخلاق کے مطابق کوثر کی ۲۱ جولائی ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں فرمایا ہے۔ اس جواب کی جو اسلامی شان ہے افسوس ہے کہ الفضل اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ خالص اقامت دینی اخلاق کا نمونہ ہے ؛

چونکہ ہمارے استفسار کا جواب مودودی صاحب کی تحریک کا تمام خاندان نہیں دے سکتا۔ اس لئے لازم تھا کہ مدیر کوثر اپنی فطری پستی کا اظہار ہی فرما سکتے۔ اس لئے احمدی دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جہاں جہاں مودودی صاحب کی جماعت کے ڈینگ مارنے والے پائیں انہیں ہمارا استفسار پیش کریں۔ اور ان سے وعدہ لیں۔ کہ وہ مودودی صاحب کو مجبور کریں گے۔ کہ اس کا جواب دیں یا اپنی غلطی تسلیم کریں۔ اور ہر دو صورت میں اپنا جواب اپنے ماہنامہ ترجمان القرآن یا کم از کم ”کوثر“ میں شائع کریں۔

یاد رہے کہ بعض مودودی صاحب کی جماعت والے یہ کہہ کر چھٹکارا کرانے کی کوشش کریں گے کہ ہم مودودی صاحب کے خیالات کے پابند نہیں ہیں۔ ان کا یہ عذر قابل پذیرائی نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا استفسار مودودی صاحب کی تمام تحریک کی جڑ پر کلہاڑی کے مترادف ہے۔ اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو مودودی صاحب کا تمام قلعہ زمین پر آ رہتا ہے۔ اس لئے جو شخص مودودی صاحب کی غلطی جس پر ہمارا استفسار مشتمل ہے تسلیم کر لے۔ تو وہ مودودی صاحب کی تحریک کا حامی قطعاً نہیں رہ سکتا یا وہ منافق ہے۔ اور یا پھر مدیر کوثر۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کماحقہ ادا نہیں کر رہا ؛

ترکیب خاتم النبیین اور مولانا سید سلیمان ندوی

صحیح معنوں کی تعیین کے چار بنیادی اصول

(از مکرم عطا محمد صاحب ریٹائرڈ اورنٹل ٹیچر ربوہ)

(۱)

یہ ترکیب سورہ احزاب کی مشہور آیت "ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" میں وارد ہوئی ہے جس کا ترجمہ بالفاظ سید سلیمان ندوی حسب ذیل ہے:-

"محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن خدا کے پیغمبر اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔" (سیرۃ النبی ج ۳ ص۵۸۶)

جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے اس آیت میں جو خاتم کا لفظ آیا ہے اس کی آڑ لے کر احرار کے جاہل ٹولہ سے لے کر سید سلیمان ندوی تک اچھے اچھے پڑھے لکھے لوگ آئے دن "خاتم النبیین" کے مندرجہ ذیل معانی بیان کرتے رہتے ہیں:-

"(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں (۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی۔ (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔"

اور ان ہر چہار فقرات سے یا تو ان کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ساتھ ہی ان کا یہ اعتقاد بھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور یا یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نیا ہو یا پرانا کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا۔ گویا حضورؐ کے تمام فیض و برکات لازم تھے نہ کہ متعدی اور حضور کی ذات حسرت آیات کے ساتھ تمام کمالات کا خاتمہ ہو گیا۔ اور حضور کے جسد اطہر کے ساتھ وہ کمالات بھی زیر زمین مدفون ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

چنانچہ سید صاحب اسی کتاب ص۵۸۶ پر فرماتے ہیں کہ:-

"ختم کے لغوی معنی کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کے ہیں کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکل سکے اور نہ باہر کی چیز اس کے اندر جا سکے۔" (لسان العرب صحاح جوہری اساس البلاغ وغیرہ) اسی سے اس کے دوسرے معنی کسی شے کو بند کر کے مہر کرنے کے ہیں۔ چونکہ یہ عمل سب سے آخر میں کیا جاتا ہے اس لئے اس کے معنی انتہا اور ختم کرنے کے بھی آئے ہیں"

اس کے مزید ثبوت کے لئے انہوں نے ختم علیٰ افواھھم ختم اللہ علیٰ قلوبھم ختم علیٰ سمعہ وقلبہ فیسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک وغیرہ کی مثالیں بھی دی ہیں اور لکھا ہے:-

"آیت پاک کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے وہ ظاہری باپ نہیں ہیں جس کے رشتہ کی بنا پر وراثت وحرمت نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں بلکہ وہ روحانی باپ (رسول اللہ) اور سب سے آخری روحانی باپ (خاتم النبیین) ہیں۔ اس لئے باپ ہونے کے ظاہری احکام کے بغیر آپ سے وہی پدرانہ محبت رکھنی چاہئیے اور اسی طرح آپکی پدرانہ اطاعت کرنی چاہئیے۔" (سیرۃ النبی ج ۳ ص۵۸۷)

اسی طرح نبوت اور لوازم نبوت کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں:

"سب سے پہلی چیز جو آپ کی ذات مبارک کے ساتھ مخصوص تھی اور جس کا کوئی حصہ افراد امت کو نہیں ملا وہ نبوت اور اس کے لوازم وحی تشریع۔ اخبار الٰہی۔ نزول جبریل نسخ احکام وغیرہ ہیں۔ یعنی آپؐ کے سوا نہ کسی فرد امت پر وحی آتی اور نہ آ سکتی ہے اور نہ کسی کو کوئی شریعت لانے اور نئے مذہبی قانون وضع کرنے کا اختیار ہے۔ نہ وہ بے گناہ اور معصوم ہے نہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر خبر دے سکتا ہے۔ نہ اس کے پاس فرشتہ الٰہی آ سکتا ہے۔ نہ وہ احکام شرعی کو منسوخ کر سکتا ہے وغیرہ۔ صرف دو چیزیں ایسی ہیں جو افراد امت کے لئے باقی ہیں اور وہ رویائے صالحہ اور کشف والہام ہیں۔"

چونکہ سید صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خداواسطے کا بیر ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے نادان دوست بن کر آپ نہ صرف معرفت الٰہی کی تمام کھڑکیاں بند کر رہے ہیں۔ بلکہ ان میں اگر کوئی رہی سہی دراڑ باقی تھی ہے تو اسے بھی بھرنا چاہتے ہیں۔

اسی کتاب کے ص۵۹۰ پر آپ نے ان دو چیزوں پر بھی جن کا یہاں استثنا کیا تھا بالفاظ ذیل خط تنسیخ پھیر دیا ہے:

"غرض ختم نبی کے بعد اب جو نعمت اہل ایمان کے لئے باقی رہ گئی ہے وہ صرف دو ہیں۔ رویائے صالحہ اور الہام۔ لیکن چونکہ نبی کے سوا کوئی انسان معصوم نہیں اور نہ اس کی سچائی کی کوئی قطعی شہادت موجود ہے۔ اس لئے کسی مومن کے رویائے صالحہ کسی دوسرے شخص پر بلکہ خود اس پر بھی حجت نہیں اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر یقین کامل کرنا اور ان کی اطاعت اور پیروی کرنا اور انکی طرف لوگوں کو دعوت دینا اور ان کی صداقت پر تحدی کرنا ضلالت وگمراہی ہے ان رویائے صالحہ اور الہامات کے ذریعہ جو چیز مومن کو دی جاتی ہے وہ احکام نہیں ہوتے بلکہ صرف خوشخبریاں ہوتی ہیں یعنی امر غیب اور مستقبل کے کچھ اطلاعات اور مناظر۔"

گویا بالفاظ سید سلیمان ندوی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی موت کے ساتھ نعوذ باللہ روحانی موت بھی واقع ہو گئی۔ اور دنیا جس طرح حضورؐ کی آمد سے قبل اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی تھی حضورؐ کی وفات کے بعد حضورؐ کے جسمانی اور روحانی فیوض سے ہمیشہ ہمیش کے لئے محروم ہو کر اس سے بھی بدتر ہو گئی اور دنیا کے لئے حضورؐ کا عدم وجود برابر ہو گیا۔ اور اگر اور کوئی نہیں تو کم از کم سید صاحب ضرور اس شعر کے مصداق ہو گئے ؎

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مذکورہ بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ یہ تمام دعاوی اور مطالب سید صاحب نے لفظ خاتم کے مزعومہ معنی کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان کئے ہیں اور ایسی حالت میں بیان کئے ہیں کہ ان معنوں کو خود سید صاحب کی تائید بھی حاصل نہیں چہ جائیکہ کوئی اور تائید ان کو اور پیش کیا جا سکے ...... اس کے برخلاف خاتم النبیین کے معنی جو ہم کرتے ہیں اور جنہیں متعدد علمائے امت۔ بزرگان دین اور اولیاء کاملین حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حمایت حاصل ہے وہ بتفصیل ذیل ہیں۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ یعنی حضور نہ صرف "رسول اللہ" ہونے کے لحاظ سے امت کے باپ ہیں بلکہ "خاتم النبیین" ہونے کے لحاظ سے آئندہ ہونے والے روحانی باپوں (رسولوں) کے بھی باپ ہیں یعنی حضور ابو الانبیاء ہیں۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی حضورؐ افضل الانبیاء ہیں "سید الاولین والآخرین" ہیں۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی حضورؐ نبوت کے تمام کمالات اپنی انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ لہذا اب جو بھی نبی ہوگا وہ حضورؐ کا کمپیر فالکہ ہوگا، اور حضورؐ سے مرتبہ میں فروتر اور حضور کا غلام ہوگا۔

(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی حضور اگلے پچھلے سب انبیاء کے مصدق ہیں۔ نبوت کا دروازہ سب قوموں کے لئے بند کر دیا گیا ہے اور یہ بلند ترین مقام اب امت محمدیہؐ سے مختص ہے اور حقیقی طور پر حضور ہی ایسے زندہ اور فیض رساں وجود ہیں جن کی زندگی اور فیض رسانی کا دامن قیامت تک ممتد ہے۔ باقی سب انبیاء پر جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے موت وارد ہو گئی ہے گویا جس طرح آجکل کمانڈ بغیر راشن کارڈ کے نہیں مل سکتی۔ اسی طرح نبوت کا راشن کارڈ حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق لازمی قرار دیدی گئی ہے۔ (باقی)

ص۱ ۔ سید صاحب کو مسلم ہے کہ قرآن کریم فصاحت و بلاغت کے سب سے اعلےٰ مقام پر ہے اور اس کی زبان ایسی ہے جو مدعائے دلی کو خوبی سے ظاہر کرتی ہے۔" (سیرۃ النبی ج ۳ ص۵۱۰)

اگر قرآن کریم کی اس معجزانہ فصاحت وبلاغت کا لحاظ رکھا جائے تو اول تو "خاتم النبیین" کو بجائے تاکید کے تاسیس کہنا زیادہ مناسب ہوگا (تاکید علم بلاغت کی ایک اصطلاح ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ایک ہم معنی لفظ مکرر لایا جائے اور مراد اس سے معنوں کی تاکید ہو۔ اور تاسیس یہ ہے کہ لفظ کی زیادتی معنوں کی زیادتی کو مستلزم ہو۔ پس اس صورت میں خاتم النبیین کے معنی آخری باپ کی بجائے باپوں کا باپ ہونے چاہئیں جو بہایت اعلےٰ درجہ کی خوبی اور موقعہ محل کے عین مطابق بھی ہے۔ کیونکہ جب ہر رسول اپنی امت کا باپ ہوتا ہے تو آخری باپ ہونا بایں معنی کہ آئندہ نسل کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے خوبی کی بجائے بہت بڑا نقص بن جاتا ہے لیکن اگر باپوں کا باپ معنے کئے جائیں جو دوسرے الفاظ میں ابو الانبیاء بنتا ہے۔ تو یہ خوبی حضور کی شان کے شایاں بلکہ جملہ انبیاء سے حضورؐ کو ممتاز کرنے والی ہے۔ فافہم وتدبر

دوسرے چونکہ فصاحت کے معنی یہ ہیں کہ صاف اور واضح الفاظ میں غیر مبہم طور پر بات بیان کی جائے جس سے سننے والے کا ذہن فوراً اصل مطلب کی طرف منتقل ہو جائے۔ اور بلاغت کے یہ معنی ہیں کہ جو مدعائے دلی بیان کرنا ہو۔ الفاظ ایسے ہوں جو بغیر کسی کمی بیشی کے اس مدعا کو پورے طور پر ادا کر دیں۔ ان ہر دو معانی کو ذہن میں رکھتے ہوئے اگر خدا تعالےٰ کا منشاء یہ بات بیان کرنا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ بھیجے گا تو اس مطلب کو ادا کرنے کے لئے چونکہ اس نے خود دو جگہ یہ الفاظ بیان فرمائے ہیں فظنتم لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولاً (المومن) وظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احداً۔ جو اس مدعا کو بلاکم وکاست بیان کرتے ہیں۔ لہذا صاف اور واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اسے فرمانا چاہئیے تھا "لن یبعث اللہ من بعد محمدٍ رسولاً" لیکن چونکہ مذکورہ آیت میں یہ الفاظ نہیں ہیں اور "خاتم النبیین" کی ترکیب جو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے وہ خود سید صاحب کے اپنے بیانات کی روشنی میں ان معنوں کی حامل نہیں ہے۔ لہذا یہی ماننا پڑا کہ نبوت کے بند کرنے کا یہاں کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ بلکہ اثبات یہ ترکیب اجرائے نبوت پر ایک کھلی کھلی اور واضح دلیل ہے فافہم وتدبر

62

جماعت احمدیہ کے عقائد

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہمارے عقائد جن کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مختصر سا نقشہ ہمارے مذہب کا ذہن میں کھینچ سکتا ہے۔ یہ ہیں:۔

اللہ تعالیٰ:۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہے اور ایک ہے۔ وہ ان تمام صفات سے متصف ہے۔ جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

ملائکہ:۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اور انسانوں سے علیحدہ وجود ہیں۔ خیالی یا وہمی وجود نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقۃً وہ ایسی ہستیاں ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مادی اسباب کی آخری کڑی کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے عالم مخلوقات میں ایک ایسی حرکت پیدا کرتے ہیں۔ جو مختلف مدارج طے کرنے کے بعد وہ نتائج پیدا کر دیتی ہیں، جن کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔

کلام الٰہی:۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے کلام نازل کیا کرتا ہے۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ (جس کی حد بندی کرنے کی ہم کوئی وجہ نہیں پاتے۔ خواہ لاکھوں اور کروڑوں خواہ اربوں سال ہوں) تبھی سے خدا تعالیٰ اپنے خاص خاص بندوں سے دنیا کی رہنمائی کے لئے کلام کرتا چلا آیا ہے۔ اب بھی کرتا ہے۔ اور آئندہ کرتا رہے گا۔

قرآن کریم:۔ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ کلام الٰہی کئی اقسام کا ہے۔ ایک قسم شریعت یعنی ایسا کلام جو شریعت کا حامل ہوتا ہے۔ اور ایک قسم تفسیر اور ہدایت ہوتی ہے۔ یعنی کلام شریعت کی تفسیر اس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ اور اس کے سچے معنے بتائے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو حقیقی راستہ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ خواہ وہ اس کلام کے حامل کے ذریعہ سے دنیا کو بتایا گیا ہو۔ اور خواہ وہ اس سے پہلے کسی حامل کلام کے ذریعہ دنیا کو بتایا گیا ہو۔ اور ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس کی غرض وثوق اور یقین دلانا ہوتی ہے۔ پھر ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس میں اظہارِ محبت مد نظر ہوتا ہے۔ اور ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس میں تنبیہہ مد نظر ہوتی ہے۔ اس قسم کا کلام کافروں اور مشرکوں پر بھی نازل ہو جاتا ہے۔ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ کلام شریعت اس موجودہ دنیا کے لئے قرآن کریم پر ختم ہو گیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم:۔ ہمارا اس بات پر ایمان ہے۔ کہ حاملِ شریعت کی آخری کڑی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اور قرآن کریم کے بعد کوئی شرعی کتاب خدا کی طرف سے نازل نہیں ہو سکتی اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی مبعوث ہو سکتا ہے۔ جو کوئی نیا حکم شریعت لائے۔ یا کسی مٹے ہوئے حکم کو نئے طور پر دنیا میں قائم کرے۔ یعنی نہ تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ شریعت میں کوئی زیادتی کرے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے کلام کا کوئی حکم جو منسوخ ہو چکا ہو۔ کسی نئے نبی کے ذریعہ سے قائم ہو۔

انبیاءؑ:۔ پھر ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً دنیا کی ہدایت کے لئے بعض انسانوں کو جو اس کے کلام کے حامل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور جو لوگوں کے لئے نمونہ بننے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اپنے کلام سے مشرف کر کے دنیا کی ہدایت کے لئے مامور کرتا رہا ہے۔ جو کہ کبھی تو کلام شریعت لے کر دنیا میں آئے ہیں۔ اور کبھی صرف ہدایت ہی لے کر آتے ہیں۔ خود ان پر کوئی ایسا کلام نازل نہیں ہوتا۔ جس میں کوئی نیا حکم ہو۔

غیر شرعی نبی:۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ دوسری قسم کے نبی جو شریعت نہیں لاتے۔ اور صرف پہلی شریعت کی تفسیر اور تشریح کرنے کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ وہ ایسے زمانہ میں نازل ہوتے ہیں۔ جبکہ اختلافات۔ روحانیت سے بُعد۔ خدا تعالیٰ سے دوری۔ تقویٰ کی کمی اور نیکی کا فقدان کلام شریعت کے صحیح معنے کرنے کی قابلیت اس وقت کے لوگوں سے مٹا دیتا ہے۔ اور اگر کسی امر میں لوگ معنے دریافت بھی کر لیں۔ تو اس قدر اختلاف آراء ہو چکا ہوتا ہے، کہ کسی شخص کو یقین اور تسلی نہیں ہو سکتی۔ کہ یہ معنے درست ہیں۔ اور جبکہ خدا تعالیٰ کی طاقت اور قدرت لوگوں کی نظر سے بالکل مخفی ہو جاتی ہے۔ اس کا وجود قصوں اور روایتوں میں محدود ہو جاتا ہے۔ اور اس کے تازہ بتازہ جلوے دنیا میں نہیں آتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا نبی بھیجا جاتا ہے۔ جو کلام الٰہی کی صحیح تفسیر جو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ لوگوں تک پہنچا دیتا ہے، اور تازہ نشانات کے ساتھ خدا تعالیٰ کے جلوے کو ظاہر کرتا ہے، جس سے وراثتی ایمان جو درحقیقت ایک کوڑی کے ایمان کے برابر حقیقت نہیں رکھتا۔ یقین اور وثوق کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔

انبیاءؑ کا آنا:۔ ہمارا یہ بھی یقین ہے۔ کہ اس امت کی اصلاح اور درستی کے لئے ہر ضرورت کے موقع پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا۔ اور ہم یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ قرآن کریم اور احادیث میں اس زمانہ کی نسبت خصوصیت کے ساتھ یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ اس وقت جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم گو صفحات کاغذ پر تو موجود ہو گی۔ لیکن لوگوں کے قلوب پر سے مفقود ہو جائے گی۔ اور بلحاظ ایمان اور یقین کے وہ ثریا پر چلی جاوے گی۔ آپ ہی کی امت میں سے ایک ایسا شخص ظاہر ہو گا۔ جو پھر قرآن کریم کی حقیقت لوگوں پر ظاہر کرے گا۔ اور ان کے ایمانوں کو تازہ کرے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ:۔ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ وہ شخص موعود ظاہر ہو چکا ہے۔ اور ان کا نام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ ہم رسول کریمؐ کی بتائی ہوئی ہدایت اور آپ سے پہلے انبیاءؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ مسیح موعود تھے۔ جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ عیسائیت کے فتنہ کو پاش پاش کریگا۔ اور آپ مہدی موعود تھے۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کرنی ہے۔ اور آپ کرشن اور دوسرے بزرگ جو مختلف اقوام میں آئے ہیں۔ ان کے مثیل تھے۔ جن ناموں کے ذریعہ آپ نے ان قوموں کو اسلام کی طرف لانا ہے۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت اسلام کا کام کرنا ہے۔ اور وہ کر رہا ہے۔

مامور کا ماننا:۔ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اس پر ایمان لانا اور اس کا ساتھ دینا اور اس کی جماعت میں داخل ہونا ضروری ہے ورنہ وہ غرض و غایت ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور آیا کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے مامور کی جماعت میں داخل ہونا ضروری نہ ہو۔ تو جیسا قرآن سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کی مخالفت اس وقت کے بڑے لوگوں کی طرف سے ضروری ہے، کسی کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ ایک غیر ضروری کام کے لئے ساری دنیا کی مخالفت سہیڑے۔ تبھی ایک جماعت اس مقصد کو لے کر کھڑی ہو سکتی ہے کہ وہ اس مامور کی تائید کرے گی۔ اور اس کے کام کو دنیا میں پھیلائے گی۔ جبکہ وہ سمجھتی ہو۔ کہ بغیر اس کے ہم خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ پس وہ دنیا کی اس اشد ترین مخالفت کو جس سے بڑھ کر اور مخالفت نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔

دعا:۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

جزاء و سزاء:۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہر انسان جب مر جاتا ہے۔ اس کے اعمال کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں جس کو قبر کا زمانہ کہتے ہیں۔ مگر جس سے مراد مٹی کی قبر نہیں۔ مگر اس سے مراد وہ خاص مقام ہے۔ جس میں مردوں کی ارواح رکھی جاتی ہیں۔ اور اس وقت بھی جزاء و سزا ملے گی۔ جب یہ قبر کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ اور حشر کبیر کا زمانہ شروع ہو جائے گا۔

رحمت الٰہی:۔ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سب صفات کے ساتھ اپنا اثر ظاہر کرتی ہے۔ اور اسکی رحمت عظیم کے ماتحت آخر ایک دن ایسا آئیگا۔ کہ تمام کے تمام بنی نوع انسان خواہ وہ کیسی ہی بدی اور بدکاری اور کیسے ہی فسق اور کفر اور شرک یا دہریت میں مبتلا ہوں۔ ان کو اسی کی رحمت اپنے اندر سمیٹ لے گی۔ اور بالآخر وہ بات جو انسان کی پیدائش کے وقت خدا نے ان سے کہی پوری ہو جائیگی۔ یعنی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ تمام کے تمام اس کے عبد بند سے اور اس کے عبادت گذار ہو جائیں گے۔ ہر شخص اپنے نتائج کے مطابق بدلہ پائے گا۔ نہ کسی کی کوئی نیکی ضائع ہو گی۔ اور نہ کسی کی بدی ضائع ہو گی۔ نادان ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ آخر میں جب دوزخ کے سلسلہ کو مٹا دیا جائے گا، تو پھر سزا کاہے کی ہوئی۔ دنیا میں روزانہ لوگوں کو سزا ملتی ہے۔ پھر وہ چھوٹ جاتے ہیں۔ مگر وہ سزا ہی کہلاتی ہے۔ دوزخ کی سزا تو اپنے زمانے کی وسعت میں اتنی ہے کہ اس کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم میں ابد کے لفظ سے ذکر کرتا ہے۔ یعنی ہمیشہ گویا اس کو یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ نہ ختم ہونے والی ہو گی۔ تو کون شخص ایسا ہے۔ جو اتنی لمبی سزا برداشت کر سکے پھر اس سے زیادہ کیا سزا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک خدا تعالیٰ کا فرمان اس وقت جبکہ اس کے بھائی قرب الٰہی کے میدان میں دوڑ رہے ہوں گے۔ اور آگے ہی آگے روحانیت میں ترقی کر رہے ہوں گے۔ وہ اپنی گناہ آلود روح دوزخ کی آگ میں جلا کر صاف کر رہا ہو گا۔ کسی گھوڑ دوڑ کے سوار سے پوچھو۔ کہ اس کو دوڑ کے وقت روک لیا جائے۔ اور بعد میں چھوڑا جائے۔ تو اس کو کتنا صدمہ پہنچتا ہے۔

رویت الٰہی:۔ ہمارا یہ یقین اور وثوق ہے۔ کہ انسانی روح ترقی کرتے کرتے ایسے درجہ کو حاصل کرے گی۔ جبکہ اس کی طاقتیں موجودہ طاقتوں کی نسبت اتنی زیادہ ہوں گی۔ کہ اسے ایک نیا وجود کہا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اسی روح کی نشوونما ہو گی۔ اس لئے اس کا نام یہی ہو گا۔ جو اس کو اب اس دنیا میں حاصل ہے۔ اس وقت روح اس قابل ہو جائے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے جلوے کو دیکھے۔ اور ایسی رویت اس کو حاصل ہو۔ کہ باوجود اس کے کہ وہ حقیقی رویت نہ ہو گی۔ مگر پھر بھی اس دنیا کے مقابلہ میں رویت اور یہ دنیا اس کے مقابلہ میں حجاب کہلانے کی مستحق ہو گی۔

نبوت اور کلام کا سلسلہ جاری ہے:۔ ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف یہودیوں میں نبوت کا سلسلہ مخصوص کیا ہوا ہے۔ اور باوجود قرآن شریف کی متعدد آیات کا موجود ہونے کے باقی تمام قوموں کو خدا اور اس کے نبیوں سے محروم رکھتے ہیں۔ پھر ہمیں ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ ان کا خیال ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہر قسم کے کلام کو روک دیا ہے۔

حالانکہ کلام شریعت کے سوا کسی قسم کا کلام رکھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کلام شریعت کے کامل ہو جانے سے کلام ہدایت اور کلام تفسیر کی ضرورت معدوم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کلام شریعت آسکتا ہے۔ تو پھر کسی پچھلے کلام شریعت کے مخفی ہو جانے میں چنداں حرج نہیں۔ لیکن اگر کلام شریعت آنا بند ہو جائے۔ تو اسکی تفسیر کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ ہدایت کی کوئی راہ نہیں رہتی۔ اگر کہا جائے۔ کہ انسان تفسیر کرتے ہیں۔ تو ان کی تفسیروں میں اتنا اختلاف ہوتا ہے۔ کہ ایک ایک تفسیر میں بیس بیس متضاد خیالات بیان کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ کلام الٰہی تو یقین اور وثوق کے لئے آتا ہے۔ امور مذہبی میں بھی اگر شک اور شبہ ہی باقی رہا۔ تو نجات کہاں سے حاصل ہو گی؟

امت محمدیہ سے مامور:۔ پھر ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ وہ تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس وقت اصلاح کے لئے موسوی سلسلہ کے مسیح کو آسمان سے نازل کیا جائے گا۔ اور ہم کہتے ہیں کہ باہر سے کسی آدمی کے منگوانے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک ہوتی ہے۔ جبکہ آپ ہی کے شاگرد اور آپ ہی سے فیض یافتہ انسان امت کی اصلاح کا کام کر سکتے ہیں۔ تو باہر سے کسی آدمی کے لانے کی کیا ضرورت ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ اب کسی ایسے آدمی کے آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ دین اور مذہب کامل ہو چکا ہے۔ اب اس قسم کے مامور کی ضرورت نہیں جو امت محمدیہ سے نہ ہو۔

ضرورت مصلح:۔ پھر ہمیں ان لوگوں سے یہ بھی اختلاف ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ مامور کے آنے کی غرض محض شریعت کا لانا نہیں ہوتا۔ بلکہ جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ کلام الٰہی کی صحیح تفسیر اور یقین اور وثوق کا پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور اپنے نمونہ سے لوگوں کی اصلاح کرنا اس کا کام ہوتا ہے۔ شریعت کے حاصل ہو جانے سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو جاتی۔ صرف اس صورت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہر قسم کے مامور کی ضرورت باطل ہو سکتی ہے۔ جبکہ امت محمدیہ میں کسی قسم کا فساد پیدا ہی نہ ہوتا۔ لیکن ذرا بھی کوئی شخص آنکھ کھول کر دیکھے۔ تو چاروں طرف اس کو فساد ہی فساد نظر آئے گا۔ پھر کیسے تعجب بلکہ حماقت کی بات ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بیماری تو ہو گی۔ لیکن آپؐ کے بعد کوئی طبیب نہیں ہو گا اگر بیماری ہو گی۔ تو طبیب بھی ضرور ہو گا۔ اور اگر طبیب نہیں آنا تو بیماری بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر مسلمانوں کی مذہبی۔ اخلاقی اور روحانی کمزوری تو اب اندھوں کو بھی نظر آ رہی ہے۔

معارف قرآن کریم:۔ پھر ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ ہم یقین رکھتے ہیں۔ قرآن شریف اپنے معارف اور مطالب ہمیشہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ مگر ہمارے مخالف یہ کہتے ہیں۔ کہ سب معارف پچھلے لوگوں پر ختم ہو گئے۔ اب یہ کلام نعوذ باللہ ایسی ہڈی کی طرح ہے۔ جس سے سارا گوشت نوچ لیا گیا ہو۔ تعجب ہے دنیا کے پردے پر تو نئے علوم نکلیں۔ مگر خدا کے کلام سے کوئی نیا نکتہ نہ نکلے۔

خدا تعالےٰ دعائیں سنتا ہے:۔ پھر ہمارا یہ اختلاف ہے کہ ہم لوگ اس بات پر یقین اور وثوق رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کی دعائیں سنتا ہے۔ مگر یہ لوگ ان باتوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔

نشانات:۔ پھر ہم لوگ یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان شرائط کے ساتھ اپنی قدرت کے نشانات اب بھی ظاہر کرتا ہے۔ جو قرآن شریف میں اس نے بتائی ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین کے دو گروہ ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو کہتا ہے۔ کہ اس تعلیم کے زمانہ میں ایسی باتیں مت کرو۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے جو کہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی تبھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ اپنے مقرر کردہ قوانین کو بھی توڑ دے۔ اور اپنی سنت کے خلاف کرے۔ اس وجہ سے وہ ایسی باتیں دنیا میں دیکھنی چاہتے ہیں۔ جن کی نسبت خود خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ایسا نہیں کرتا۔ وہ لوگ عالم کہلاتے ہوئے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ کہ چونکہ خدا قادر ہے۔ اس لئے وہ جھوٹ بول سکتا ہے (نعوذ باللہ) حالانکہ وہ نہیں سمجھتے۔ کہ جھوٹ بولنا تو کمزوری کی علامت ہے۔ یہ ان کے نزدیک قدرت کی عجیب دلیل ہے۔ کہ چونکہ وہ کمزور ہے۔ اس لئے وہ قادر نہیں۔

اسلام کی ترقی:۔ اسی طرح ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ یہ لوگ اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اسلام کو بھلا دیا ہے۔ اور اس لئے ان کو ترقی کرنے کے لئے ایسی کوشش کی ضرورت ہے۔ جس میں شریعت اور اس کی ہدایت کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن ہم لوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہی پہلے اسلام کو قائم کیا اور اب بھی وہی قائم کریگا۔ اور ہم اس کے وعدوں کی وجہ سے مایوس نہیں۔

بعث مابعد الموت:۔ ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ ہم بعث مابعد الموت کے متعلق یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس زندگی میں انسان نئی طاقتوں کے ساتھ مبعوث کیا جاتا ہے۔ وہ اسی روح میں سے اور اسی انسان کے بعض ذرات میں سے نشو و نما پا کر اس حالت کو حاصل کرتا ہے۔ لیکن یہی ذرات اور یہی جسم وہاں نہیں جاتا۔ لیکن ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کہ ہم اس عقیدہ کی وجہ سے حشر اجساد کے قائل نہیں۔

جنّت کی نعمتیں:۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ جنت کی نعمتیں بعینہٖ اسی رنگ میں ظاہر ہونگی۔ جس رنگ میں قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہاں کا عالم ہی اور ہے۔ اس لئے جس مادے کی چیزیں یہاں ہیں۔ اس مادے کی چیزیں وہاں نہیں ہوں گی۔ مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے ہم جنت کے منکر ہو گئے۔

دوزخ۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ دوزخ ایک آگ ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہ اس دنیا کی آگ کی قسم سے نہیں۔ بلکہ وہ اس آگ سے کئی باتوں میں ممتاز ہے۔ وہ اپنی سختی میں اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ انسان کے قلب کو صاف کر سکتی ہے۔ مگر یہ آگ قلب کو صاف نہیں کرتی۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ ہم اس عقیدہ کی وجہ سے دوزخ کے منکر ہو گئے ہیں۔

ابدی عذاب۔ ہمارا یقین ہے کہ آخر اپنی سزا کو بھگت کر خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو پانے کی قابلیت حاصل کر کے انسان دوزخ میں سے نکالے جا کر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور سب کے سب آخر خدا تعالےٰ کی نعمت کے وارث ہو جائیں گے۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہم ابدی عذاب کے منکر ہو گئے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ خدا کی رحمت کو چھوڑ کر ہم ان کے ابدی عذاب کو کیا کریں۔

قرآن کریم کی تفسیر۔ یہ تو اصولی باتیں ہیں۔ جن میں ہمیں دوسرے لوگوں سے اختلاف ہے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر میں انہیں اصول کے ماتحت پھر ایک وسیع خلیج ہمارے اور ان کے درمیان واقع ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی تنگ حوصلگی کے ماتحت قرآن کریم کے معنے کرتے ہیں۔ لیکن ہم قرآن کریم کو الہام کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

(الفضل ۱۴ ؍ مئی ۱۹۲۵ء)

تقریری اور تحریری مقابلوں کا طریق

سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء پر تقریری اور تحریری مقابلے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مندرجہ ذیل ہدایات کے ماتحت ہوں گے۔

تقریری مقابلے

"کچھ مضامین پہلے چن لینے چاہئیں اور انہیں باہر بھجوا دینا چاہیئے۔ اور بعض ایسے سرکل بنا دینے چاہئیں جن میں سے ایک ایک نمائندہ لے لیا جائے۔ پھر انہیں اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی میٹنگ کریں اور اس موضوع پر جس پر ان کے نمائندے نے اجتماع کے موقعہ پر تقریر کرنی ہے خوب بحث کریں اور دلائل بیان کریں۔ پھر جو نمائندہ منتخب ہو وہ ان دلائل میں سے کچھ دلائل چن لے اور نوٹ لکھ لے۔ یہاں تقریر زبانی ہو۔ لیکن تقریر کرنے والے کو یہ اختیار دینا چاہیئے کہ وہ اس کے لئے بعض نوٹ لکھ لے۔ پھر ان لیکچراروں کو کم از کم بیس منٹ ملنے چاہئیں۔"

تحریری مقابلے

"پرچے بنا کر باہر بھجوا دینے چاہئیں۔ خدام ان پرچوں کی تیاری کریں اور جب یہاں آئیں تو امتحان کے لئے اپنے نام لکھوائیں۔ یہاں سپر وائزروں کے سامنے بیٹھ کر وہ مضامین لکھیں اور ہر سال اسی طرح کریں۔ جو گروپ قابل ہو جائیں ان کی جگہ دوسرے گروپ لے لئے جائیں۔ اس طرح قدم بقدم تمام جماعتوں کے سرکل مقرر کر کے مضامین لکھواؤ۔ انہیں یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ضروری کتابیں دیکھ سکیں لیکن کسی سے مشورہ نہ لیں۔"

حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں اس سال سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلے ہوں گے۔ مضامین مقرر کر کے ان کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ مجالس اپنے حلقہ جات بنالیں اور اچھے مقررین اور مضمون نگاروں کو منتخب کر کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مقابلہ میں لائیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ماتحت نظارت بیت المال میں چند مستعد اور ہوشیار کلرکوں کی ضرورت ہے جو کم از کم مولوی فاضل یا میٹرک پاس ہوں۔ تنخواہ کا گریڈ ۸۰-۳-۵۰ ہوگا۔ ابتدائی تنخواہ ۵۰ ہو گی اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائیگا۔ یہ اسامیاں مستقل ہیں۔ ایک سال کا امتحانی عرصہ گذارنے پر اگر کام تسلی بخش ہوا تو مستقل کر دیا جائے گا۔ صدر انجمن کے کارکنوں کو پراویڈنٹ فنڈ اور پنشن کی سہولتیں میسر ہیں۔ مرکز میں مستقل رہنے والے نوجوانوں کے لئے عمدہ موقعہ ہے۔ درخواستیں مع تصدیق مقامی جماعت بھجوائی جائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) فیروز الدین صاحب [illegible] انسپکٹر تحریک جدید ضلع گجرات کی ٹانگ کی ہڈی کا ایک حصہ [illegible] نکل آئی ہے (۲) ملک محمد الدین صاحب خادم ولد ملک خیر الدین صاحب درویش قادیان کو کراچی میں ایک لاری کے حادثہ کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں (۳) رشید احمد صاحب سابق دفتری الفضل لاہور بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (۴) عنایت اللہ شاہ صاحب زیدی ڈیڑھ ماہ سے بوجہ بندش پیشاب بیمار ہیں (۵) سید محمد یوسف صاحب انور کی والدہ محترمہ عرصہ دراز سے لمبا رعشہ اختلاج قلب بیمار ہیں۔ آج کل [illegible] زور دو پر ہے۔ عبد العزیز صاحب مدت سے بیمار اور بیکار چلے آتے ہیں۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

(۶) خاکسار اسیم صاحب احمدی سبزی منڈی منٹگمری کا لڑکا عزیزم محمد ظفر صاحب امسال امتحان مولوی میں اول رہا ہے۔ عزیز اس وقت مدرسہ احمدیہ احمد نگر میں زیر تعلیم ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ عزیزم کو امتحانوں میں نمایاں کامیابی عطا فرما کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جانثار خادم بناوے

(۷) میرا بھائی عزیز خورشید احمد اور میری امی جان بوجہ [illegible] سہال بیمار ہیں احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

اگست ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے
وی پی کا انتظار نہ کریں

قیمت اخبار اگر آپ نے ابھی تک نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوانا شروع کر دیں۔ ورنہ وی پی کر دیا جاوے گا۔ اس پر بھی اگر رقم وصول نہ ہوئی۔ تو اخبار روک لیا جاوے گا۔ اور تا وصولی رقم اخبار آپ کی خدمت میں بھجوایا نہیں جا سکیگا۔

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں آپکو فائدہ ہے

نمبر	نام	تاریخ	نمبر	نام	تاریخ
۲۳۷۹۸	مولوی امام الدین صاحب	۲۲ اگست	۲۳۳۷۸	ملک عطار محمد صاحب	۲۷ اگست
۲۳۶۷۹	محمد سردار خان صاحب	۲۳ "	۲۳۷۴۸	صوبہ خان صاحب	۱۹ "
۲۰۴۴۳	ملک محمد حنیف صاحب	۲۲ "	۲۳۴۷۶	شادی خان صاحب	۲۸ "
۲۱۸۳۹	ظفر احمد صاحب	۱۲ "	۹۶۴۷	کرنل محمد نواز صاحب	۳۱ "
۲۳۶۷۱	مولوی اللہ دتا صاحب	۲۲ "	۱۸۲۴۳	عبدالحق صاحب	۲۱ "
۲۳۶۷۲	شیخ محمد صادق صاحب	۲۳ "	۲۳۰۵۷	رانا محمد طارق صاحب	۲۱ "
۲۳۶۷۰	غلام رسول صاحب	۲۲ "	۲۳۳۸۳	چوہدری انوار حسین صاحب	۳۱ "
۲۳۷۷۴	مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۲۴ "	۲۰۸۴۱	سلیم احمد صاحب	۳۱ "
۲۱۱۶۳	چوہدری بشارت احمد صاحب	۲۴ "	۲۱۳۲۱	مرزا مبارک احمد صاحب	۳۱ "
[illegible]	مرزا منظور احمد صاحب	۲۵ "	۲۱۹۲۰	غلام محمد صاحب	۳۱ "
۲۱۲۲۰	عبدالغنی صاحب	۲۵ "	۲۲۰۳۷	ظفر اللہ صاحب	۳۱ "
۲۲۴۸۴	محمود احمد صاحب	۲۴ "	۲۱۳۴۹	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۳۱ "
۲۳۶۸۰	چوہدری شریف احمد صاحب	۲۵ "	۱۸۹۹۱	پیر سلطان احمد صاحب	۲۰ "
۲۳۶۶۶	چوہدری محمد علی صاحب	۲۶ "	۲۱۹۶۲	ایم۔ اے سعدی صاحب	۳۱ "
۲۲۵۹۷	حوالدار کلرک نذیر احمد صاحب	۱۵ "	۲۱۳۴۰	احمد حسین صاحب	۳۱ "
۱۴۷۳۶	غلام محمد صاحب	۲۵ "	۲۲۰۳۰	سردار عبدالکریم صاحب	۳۱ "
۲۰۸۴۲	شیخ دوست محمد صاحب	۲۵ "	۱۵۲۱۲	چوہدری غلام محمد صاحب	۳۱ "

ولادت

(۱) برادرم مکرم عبدالرحمٰن صاحب سلیم سپرنٹنڈنٹ CIVIL AVIATION کراچی کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۱ جولائی کو صبح چار بجے تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صحابہ کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز نومولود کی درازی عمر خادم دین ہونے کے واسطے دعا فرمائیں۔
(ملک محمد اکبر علی خان واقف زندگی منیجر مکتبہ تحریک عـ۱۶۰ انار کلی لاہور)

(۲) عبد الرؤف صاحب دار الفضل میڈیکل ہال کیمبل پور کو مورخہ ۱۰ جولائی کو خدا تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ (۳) سید حمید الدین احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے ایک فرزند عطا فرمایا ہے۔ (۴) مستری فضل احمد صاحب جانب حیفہ کے بڑے بھائی مفضل احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ (۵) بدر الدین احمد صاحب ناظم تربیت وقت عـ۱۸۱ گبرٹیہ روڈ کلکتہ عـ۱ کو خدا تعالیٰ نے ۱۳ مئی کو لڑکا عطا فرمایا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نصیر الدین نام تجویز فرمایا۔ احباب نیز زائیدگان کی درازی عمر اور احمدیت کے خادم بننے کی دعا فرمائیں

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں (منیجر اشتہارات)

[illegible] پیلا کرتی اور [illegible] آکے ایک ماہ [illegible] ۳ روپے دواخانہ نور الدین بر دھا مل بلڈنگ لاہور
صفحہ [illegible]

حفاظتی کونسل میں برطانیہ کی مصر کے خلاف شکایت

لنڈن ۱۹ جولائی۔ لیک سکسیس میں امید کی جا رہی ہے کہ نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت میں مصری مداخلت کے خلاف برطانیہ کی شکایت آئندہ ہفتہ کے اوائل میں حفاظتی کونسل میں پیش کر دی جائے گی۔ قرارداد کو باضابطہ طور پر پیش کرنے سے پہلے اس کا مسودہ کونسل کے ارکان کو پیش کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق ان کی رائے طلب کی گئی ہے۔ خبر ملی ہے کہ امریکہ نے قرارداد میں بعض ایسی ترمیموں کی تجویز کی ہے۔ جس سے نہر استعمال کرنے والی اقوام کے نقطہ نظر کی پوری وضاحت کے باوجود قرارداد میں "لچک" باقی رہے گی۔

مسٹر ہیری مین کی کامیابی بہت ہی موہوم ہے

طہران ۱۹ جولائی۔ امریکی حلقوں کا کہنا ہے کہ ہیری مین کی کامیابی کا بہت کم امکان ہے۔ انہیں تشریف لائے چار دن ہو گئے ہیں۔ لیکن اس وقت تک ذرا سا بھی امکان اس امر کا پیدا نہیں ہوا کہ وہ مصالحت کرائیں۔ ایرانی اس بات پر مصر ہیں۔ کہ ان کی تیل کی قومی ملکیت بنانے کی پالیسی میں ذرا بھی فرق نہیں آسکتا۔

برطانوی سفیر سر فرانسس شیپرڈ نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ برطانی حکومت تیل کو قومی ملکیت بنانے کے فیصلے کو جائز نہیں سمجھتی۔ مبصرین کا کہنا ہے۔ کہ اس سے اس امر کا اظہار قبل از وقت ہوگی۔ کہ آیا ان کا مشن کامیاب ہوگا یا نہیں۔

ڈاکٹر گراہم کے مشن کی کامیابی کا انحصار ہندوستان پر ہے — انگریزی اخبار کا تبصرہ

لنڈن ۱۹ جولائی۔ لنڈن کے اخبار "سپیک ٹیٹر" نے ۶ جولائی کو ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کے طے ہونے کی اب بھی امید ہے۔ لیکن اس کا انحصار زیادہ تر نئی دہلی کے نقطہ نظر میں تبدیلی پیدا ہونے سے ہے۔

اخبار مذکور نے ڈاکٹر گراہم کے مشن پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس امر کی توقع ہرگز نہیں ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم کوئی نئی بات معلوم کر لیں گے۔ تمام دلائل دونوں طرف سے ہزارہا مرتبہ بیان کئے جا چکے ہیں۔ انہوں نے پھر سے ان تمام دلائل کو سننا ہوگا۔ ان کے متعلق ان کا بہت ہی کم انتظار ہوگا۔

ان کے متعلق ان کے فیصلہ کا ان کے پیشرو مسٹر اوون ڈکسن کے فیصلہ سے کم انتظار ہوگا۔ تاہم ڈاکٹر گراہم ایک اہم کام سرانجام دے سکیں گے مسئلہ کشمیر کے طے ہونے کا امکان کافی حد تک موجود ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہند بھی اپنا نقطہ نظر بدلے۔ اگر ہندوستان کی طرف سے بھی مصالحت کے لئے کوشش کی جائے۔ تو اس امر کی توقع کی جاسکتی ہے کہ ڈاکٹر گراہم کا وجود پُرامن سمجھوتہ کا باعث ہو۔

ہم آخری دم تک لڑینگے

لاہور ۱۹ جولائی۔ آج لاہور کے ہزارہا باشندوں نے ایک پُرجوش جلوس نکالا۔ اور اس امر کا اعلان کھلم کھلا طور پر کیا کہ اگر پاکستان کی آزادی پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو وہ آخری دم تک ڈٹ کر لڑیں گے۔

جلوس لاہور کے تمام بڑے بڑے بازاروں سے گزرا۔ جس میں "پاکستان زندہ باد۔ ہم پاکستان کے دفاع کے لئے آخری دم تک لڑیں گے۔ ہم ہندوستان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں" کے نعرے لگائے گئے۔

لاہور کے بیس سرکردہ شہریوں کا بیان

لاہور کے بیس سرکردہ شہریوں نے جن میں ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب اسمبلی میاں محمد شفیع سیکرٹری مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی ...... مسٹر مظہر علی خان۔ ایڈیٹر پاکستان ٹائمز۔ مسٹر تاج الدین انصاری۔ بیگم سلمیٰ تصدق۔ مولانا غلام مرشد امام شاہی مسجد لاہور کے اسماء قابل ذکر ہیں ایک بیان اخبارات کے نام جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس نازک مرحلہ پر ہم لاہور کے شہریوں کی طرف سے اس امر کا حلف اٹھاتے ہیں کہ ہماری زندگیاں اور ہمارے عام ذرائع اپنے وطن کے دفاع کے لئے وقف ہونگے۔ خواہ کچھ ہو۔ لاہور کے شہری اس امر کا عزم بالجزم کر چکے ہیں۔ وہ اپنے گھروں کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے۔

مغربی یورپ کا دفاع اور سپین

واشنگٹن ۱۹ جولائی۔ مسٹر ایچی سن نے اعلان کیا ہے کہ مغربی یورپ کے دفاع میں حصہ لینے کے لئے سپین سے بھی بات چیت شروع کر دی گئی ہے۔ اگر سپین اس دفاع میں شامل ہونا چاہے۔ تو اسے شامل کر لیا جائے گا۔

اسلامی ممالک کو اخلاقیات کے اسلامی اصولوں کو اختیار کرنا چاہئیے

بغداد ۱۹ جولائی۔ مشرق وسطیٰ کا دورہ ختم کر کے کراچی روانہ ہونے سے پہلے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے اسٹار کو بتایا کہ انہیں اس کا یقین ہے۔ کہ اسلامی ممالک اگر واقعی اپنے آپ کو قوی بنانے کا عزم کر لیں اور اخلاق کے اسلامی اقتدار کی پابندی شروع کر دیں تو وہ اشتراکیت کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ انہوں نے تمام مسلم ملکوں کو تلقین کی کہ وہ مضبوط اقتصادی اور سماجی اصولوں کی بنا پر اپنے عوام کی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی پالیسی عالمی امن و فلاح کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہے۔

پاکستان کیلئے مزید ۱۳ متحرک سرجری یونٹ

لنڈن ۱۹ جولائی۔ حکومت پاکستان کے آرڈر پر ایک برطانوی کمپنی ۷۰۰۰ پاؤنڈ کی جو ۱۳ متحرک سرجری تیار کر رہی ہے۔ ان میں سے پہلا یونٹ سمندر کے راستہ سے کراچی روانہ کر دیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ دور افتادہ اضلاع کو بھی جراحی کی جدید ترین سہولتیں مہیا کی جائیں۔ پہلا یونٹ تجرباتی ہے اسلئے کہ چند مہینوں کی جانچ کے بعد اس میں تبدیلیاں بھی کی جاسکتی ہیں۔ اس یونٹ میں ایک اپریشن تھیئٹر ایکس ریز اور ہسپتال کا وہ تمام سامان موجود ہے۔ جس کی مدد سے دشوار ترین اپریشن بھی کئے جا سکتے ہیں۔ نیز مشورہ اور مرہم پٹی کے لئے ایک عقبی کمرہ اور ایک ڈاکٹر اور دو نگرانوں کے رہنے کا بھی انتظام ہے۔ (اسٹار)

پاکستان اور ہندوستان میں ٹڈیوں کی افزائش

لنڈن ۱۹ جولائی۔ لنڈن میں ٹڈیوں کے انسدادی مرکز نے اندازہ لگایا ہے کہ آئندہ مہینہ میں ہندوستان اور پاکستان کے برساتی علاقوں میں بڑے پیمانہ پر ٹڈیوں کی افزائش نسل ہوگی۔ ایران میں ممکن ہے کہ اکثر دَل ملک کے شمال کی جانب یا مشرق میں پاکستان کی طرف بڑھیں (اسٹار)

عرب میں تیل کی پیداوار

نیویارک ۱۹ جولائی۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال جون میں عرب امریکی تیل کمپنی کی تیل کی مجموعی پیداوار ۲۲٬۷۱۱٬۷۴۷ پیپے ہوئی۔ یعنی اوسط یومیہ پیداوار ۷۵۷٬۰۵۸ پیپے ہوئی۔ اس سال کے پہلے چھ مہینوں میں اوسط روزانہ پیداوار ۷۶۷٬۲۵۱ پیپے رہی۔ چھ مہینوں کی مجموعی پیداوار ۱۳۸٬۸۵۶٬۴۰۴ پیپے تھی۔ (اسٹار)

اردن اور سپین میں معاہدہ

عمان ۱۹ جولائی۔ اردن کی وزارت خارجہ میں اردن اور ہسپانیہ کے درمیان دوستی کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

اس معاہدہ کی بنیاد اسی وقت پڑی تھی جب گذشتہ سال شاہ عبداللہ ہسپانیہ گئے تھے۔ (اسٹار)

اس سے قبل وزیر خزانہ نے مسلم اقتصادی کانفرنس کے مستقبل اور اس کے متعلق مصری رویہ پر اسکندریہ اور قاہرہ جا کر اہم سیاسی شخصیتوں سے تبادلہ خیال کیا تھا۔ (اسٹار)

ایران کی سیاسیات میں نئی تبدیلیوں کا امکان

طہران ۱۹ جولائی۔ ایران کے جہاندیدہ مدبر سابق وزیر اعظم قوام السلطنۃ کی پیرس سے یہاں واپسی اب ہر لحظہ متوقع ہے۔ ان کی آمد ایران کی گھٹی ہوئی سیاسی فضا میں ایک بالکل ہی نئی کروٹ کا پیش خیمہ ہوگی۔ جن کے متعلق پہلے سے کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

قوام کو جنہوں نے پانچ سال پیشتر بڑی ہوشیاری کے ساتھ روسیوں کو شمالی ایران سے نکالنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اب تک ایران کا اعلیٰ پایہ کا مدبر تصور کیا جاتا ہے اور غالباً مجلس کی اکثریت ان کے ساتھ ہوگی شاہ سے اختلاف کے بعد وہ سیاسی زندگی سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ دس دن ہوئے انہوں نے شاہ سے بذریعہ تار پیرس سے ایران واپس آنے کی خاص اجازت کی درخواست کی تھی۔ ایرانی ذرائع کا کہنا ہے کہ تین دن ہوئے۔ تار ہی کے ذریعہ انہیں واپس آنے کی اجازت دیدی گئی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صدر ٹرومین کے نمائندہ مسٹر ہیری مین کا اب یہ خیال ہے کہ تیل کا کوئی معاہدہ ایرانیوں کا مسئلہ حل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے وسیع تر پیمانہ پر اقتصادی منصوبہ بندی ضروری ہے جو اگر ممکن ہو تو سیاست کی گرما گرمی سے الگ ہو کر کی جائے۔ (اسٹار)